ہفتہ وار رسالہ:481
WEEKLY BOOKLET:481

(امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "گفتگو کے آداب" سے نویں قسط)

پہلے تولو بعد میں بولو

(صفحات:17)

بولنے سے پہلے تولنے کا طریقہ 02
چُپ رہنے کا طریقہ 03
بات کرنے کا دینی یا دنیوی فائدہ 13
ندامت کا بہت بڑا سبب 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پہلے تولو بعد میں بولو (1)

دُعائے عطّار: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”پہلے تولو بعد میں بولو“ پڑھ یا سُن لے اُسے بولنے سے پہلے تولنے کی توفیق عطا فرما، بے فائدہ اور گناہوں بھری گفتگو سے بچا اور اس کو ماں باپ اور خاندان سمیت جنّت الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بِن کَعْب رضی اللہُ عنہ نے عَرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی، 4/207، حدیث: 2465 ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بے وُقوف بے سوچے بولتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عقل مند پہلے بات کو تولتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے اور بیوقوف جو کچھ زبان پر آئے بولتا چلا جاتا ہے، چاہے اِس کی وجہ سے ذلیل ہی کیوں نہ ہونا پڑے۔ چنانچہ حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں میں مشہور تھا کہ عقلمند کی زَبان اُس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے، وہ بات کرنے سے پہلے اپنے دل سے رُجوع کرتا ہے یعنی غور کرتا ہے کہ کہوں یا نہ کہوں؟ اگر بات فائدے والی ہوتی ہے تو کہتا ہے ورنہ چُپ

1 ... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”گفتگو کے آداب“ صفحہ 116 تا 129 سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

رہتا ہے۔ جبکہ بیوقوف کی زَبان اُس کے دل کے آگے ہوتی ہے کہ اِدھر یعنی دل کی طرف رُجوع کرنے کی نَوبت ہی نہیں آتی بس جو کچھ زَبان پر آئے کہہ دیتا ہے۔
(تنبیہ الغافلین، ص115 ملخصًا)

زبان سنبھال لو سب کام سنبھل جائیں گے

جو زَبان کو سنبھالنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اُس کے سارے کام سنبھل جاتے ہیں۔ حضرت یونُس بن عُبَیْد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کی زبان ٹھیک رہتی ہے اُس کے سب کام ٹھیک رہتے ہیں۔“ (احیاء العلوم، 3/137)(احیاء العلوم (اردو)، 3/339)

پہلے تولو، بعد میں بولو

جس طرح خریداری کے وقت بے پروائی کے سبب دھوکا کھا جانے والا پچھتاتا ہے، اسی طرح زبان کو بِلاضرورت چلانے والا بھی پچھتاتا ہے، ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اپنی بات کو مال کی طرح محفوظ رکھو اور جب (اس مال یعنی بات کو) خرچ کرنا چاہو تو خوب سوچ سمجھ کر خرچ کرو۔“

بولنے سے پہلے تولنے کا طریقہ

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی مبارک زَبان سے کبھی بھی کوئی فالتو لفظ ادا نہ فرمایا اور نہ کبھی قہقہہ لگایا۔ کاش! خاموشی کی سنّت بھی عام ہو جائے اور ہماری قہقہہ لگانے یعنی زور زور سے ہنسنے کی عادت بھی نکل جائے۔ اے کاش! ہم ”بولنے“ سے پہلے ”تولنے“ والے بَن جائیں۔ تولنے کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ اِس سے پہلے کہ الفاظ زبان سے ادا ہوں اپنے دل سے سوال کر لیا جائے کہ اِس بولنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا میں یہ کسی کو نیکی کی دعوت دے رہا ہوں؟ کیا

www.dawateislami.net

یہ بات جو میں بولنا چاہتا ہوں اس میں میرا یا کسی دوسرے کا بھلا اور فائدہ ہے؟ کیا یہ بات کرنے میں مجھے ثواب ملے گا؟ میری بات کہیں ایسے مُبالغے (یعنی بڑھانے چڑھانے) سے پُر تو نہیں جو مجھے جھوٹ میں مُبتَلا کر دے۔ جھوٹے مُبالغے کی مثال دیتے ہوئے حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔" (بہارِ شریعت، 3/519) یہ بھی سوچ کہ میں کہیں کسی کی خوشامد اور جھوٹی تعریف تو نہیں کر رہا؟ کسی کی غیبت تو نہیں ہو رہی؟ میری اس بات سے کسی کا دل تو نہیں دُکھ جائے گا؟ بول کر نَدامت (یعنی شرمندگی) کے سبب رُجوع کرنے یا SORRY کہنے کی نوبت تو نہیں آئے گی؟ تھوک کر چاٹنے یعنی جوش میں کہی ہوئی بات واپس لینے کی ضرورت تو نہیں پڑے گی؟ کہیں اپنا یا کسی دوسرے کا راز فاش (یعنی ظاہر) تو نہیں کر بیٹھوں گا؟ بولنے سے پہلے بات کو تولنے میں اگر یہ بات بھی سامنے آئی کہ اس بات میں نہ نفع ہے نہ نقصان اور نہ ثواب ہے نہ گناہ، تب بھی یہ بات بول دینے میں ایک طرح کا نقصان ہے کیونکہ زَبان کو اِس طرح کی فضول اور بے فائدہ گفتگو کیلئے زَحمت دینے کے بجائے اگر ثواب کی نیّت سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کہہ لیا جائے یا دُرود شریف پڑھ لیا جائے تو یقیناً اِس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور یہ اپنے انمول وقت کا جنّت میں لے جانے والا بہترین استعمال ہے، ایسے عظیم الشّان فائدے کا ضائع ہونا لازِماً نقصان ہی ہے۔

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے　　میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش، ص305)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب　❀❀❀　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

چُپ رہنے کا طریقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فضول گوئی گناہ نہ سہی مگر اِس میں محرومیاں اور

www.dawateislami.net

نُقصانات موجود ہیں لہٰذا اِس سے بچنا ہی مُناسب ہے۔ کاش! کاش! اے کاش! خاموشی کی عادت ڈالنے کی سعادت مِل جاتی۔ ہاتھوں ہاتھ خاموشی کی نعمت کا حاصل ہو جانا ضروری نہیں، اس کے لئے خوب کوشش کرنی ہوگی۔ جو چُپ رہنے کی عادت بنانا چاہے اُس کو اِس بات کو سَنجِیدہ لینا ہوگا اور مایوسی کو اپنی ڈِکشنری سے نکال کر خوب کوشش کرنی ہوگی۔ حضرتِ مُوَرِّق عِجْلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا مُعاملہ جسے میں 20 سال تک حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن پا نہ سکا مگر پھر بھی اُس کی طلب (یعنی مانگ) نہیں چھوڑی۔ پوچھا گیا: وہ اَہم چیز کیا ہے؟ فرمایا: خاموشی۔ (الزہد للامام احمد، ص310، قول نمبر:1762) ”خاموشی“ کی عادت بنانے کے خواہش مند کو چاہئے کہ زَبان چلانے کے بجائے ممکن ہو تو روزانہ ضرورت کی تھوڑی بہت باتیں لکھ کر یا اشارے سے بھی کر لیا کرے، اِن شاءَ اللہ اِس طرح خاموشی کی عادت بننا شروع ہو جائے گی۔

فُضُول اِشارے کا بھی حساب ہے

یاد رہے کہ فضول گوئی، فضول نگاہی یعنی بے فائدہ اِدھر اُدھر نظر ڈالنا، فضول مَناظِر (SCENES) دیکھنا، نارمل ہوں یا ڈیف سب کا فضول اِشارے کرنا، فضول آوازیں نکالنا وغیرہ وغیرہ سب کا بروزِ قیامت حساب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ”دعوتِ اسلامی“ کی طرف سے نیک بنانے والے رسالے ”نیک اعمال“ میں 53 نمبر ”نیک عمل“ ہے: کیا آج آپ نے زبان کو فضول استعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (زہے نصیب! روزانہ کم از کم چار بار لکھ کر اور کم از کم تین بار اِشارے سے گفتگو کی ہو) خاموشی کی عادت بنانے کی کوشش کے دَوران ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ فضول باتوں سے بچنے کی کوشش

میں چند روز کامیابی مِلے مگر پھر زیادہ باتیں کرنے کی عادت پہلے ہی کی طرح ہو جائے، اگر ایسا ہو بھی جائے تو ہمت مَت ہاریئے، بار بار کوشش کیجئے، جذبہ سچّا ہوا تو اِن شاءَاللہ کبھی نہ کبھی کامیابی ضرور حاصل ہوگی۔ جیسا کہ عَرَبی مَقُولَہ (یعنی کہاوَت) ہے: اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللهِ یعنی کوشش میری طرف سے ہوگی اور کام اللہ پاک مکمّل کرے گا۔ ایک اور عَرَبی مَقُولَہ ہے: مَنْ جَدَّ وَجَدَ یعنی جس نے کوشش کی اُس نے پالیا۔ خاموشی کی عادت بنانے کی مشق (PRACTICE) کرنے کے دوران اپنا چہرہ مسکراتا رکھنا مُناسب ہے تاکہ کسی کو یہ نہ لگے کہ آپ اُس سے ناراض ہیں جبھی مُنہ "پھُلایا" ہوا ہے۔ خاموشی کی کوشش کے دنوں میں غصّہ بڑھ سکتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کا اشارہ نہ سمجھ پائے تو ہرگز اُس پر غصّے کا اظہار نہ کیجئے کہ کہیں ناحق دل آزاری وغیرہ کا گناہ نہ کر بیٹھیں۔ اشارے وغیرہ سے گفتگو صرف انہیں کے ساتھ مناسب رہتی ہے جن کے ساتھ آپ کی ذِہنی ہم آہنگی (یعنی سوچ ملتی) ہو، ورنہ اَنجان آدمی ہو سکتا ہے کہ اشارے وغیرہ کی گفتگو سمجھ نہ آنے کے سبب آپ سے ناراض ہو جائے، لہٰذا اُس کے ساتھ ضرورتاً زَبان سے بات چیت کر لیجئے۔ بعض صورتوں میں زَبان سے بولنا واجب بھی ہو جاتا ہے مثلاً ملاقاتی کے سلام کا جواب زبان سے دینا وغیرہ۔ یہ بھی یاد رہے کہ سلام بھی اِشارے سے نہیں زَبان سے کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی مَواقِع ایسے ہیں جن میں زبان ہی سے بولنا ہوگا۔ اسی طرح والدین اور گھر کے دیگر اَفراد کو بھی تشویش ہوتی ہو تو ضرورتاً زَبان سے گفتگو کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

پہلے تولو بعد میں بولو کا فائدہ

انسان اگر بولنے سے قبل "تولنے" یعنی غور کرنے کی عادت ڈالے تو ہو سکتا ہے اُسے اپنی کئی فضول باتیں خود ہی محسوس ہونی شروع ہو جائیں! صرف "فضول باتیں" ہوں تو اگرچہ

گناہ نہیں مگر کئی طرح کے نقصانات ان میں موجود ہیں مثلاً ان باتوں میں زَبان چلانے کی زَحمت ہوتی اور قیمتی وَقت برباد ہوتا ہے، اگر اُتنی دیر ذِکْرُ الله، دُرُود شریف کا وِرْد یا دینی مُطالعہ کر لیا جائے یا کوئی سنّت بیان کر دی جائے تو ثواب کا اَنبار (اَمْ۔بار یعنی ڈھیر) لگ جائے اور فضول باتوں کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ بروزِ قیامت ان کا حساب دینا ہو گا۔

دَہشَت گردیوں کے فضول تذکِرے

مَعاذَاللہ کہیں دہشت گردی کی واردات ہوگئی تو بس لوگوں کو فضول بلکہ بعض صورتوں میں گناہوں بھری بحث کیلئے ایک موضوع ہی ہاتھ آ گیا! ہر جگہ اُسی کا تَذکِرہ، بے سروپا قِیاس آرائیاں، بے تکے تَبصِرے، اَٹکل سے کسی بھی پارٹی یا لیڈر وغیرہ پر تہمت لگا دینا وغیرہ۔ بسا اوقات یہ گفتگو لوگوں میں خوف وہِراس پھیلنے کا باعِث، اَفواہیں گرم ہونے کا سبب اور ہنگامے بَرپا ہونے کی ''وجہ'' بھی بن سکتی ہیں، دھماکوں اور دہشت گردیوں کی وارداتیں سُننے سُنانے میں نفس کو خوب دِلچسپی ہوتی ہے، بسا اوقات لَب پر دُعائیہ الفاظ ہوتے ہیں مگر قَلب کی گہرائیوں میں سنسنی خیز خبریں سُننے سُنانے کے ذریعے حظ (یعنی مزے) اُٹھانے اور لُطف اَندوز ہونے کا جذبہ چُھپا ہوتا ہے، کاش! نفس کی اس شرارت کو پہچانتے ہوئے ہم دہشت گردیوں اور دھماکوں کے تَذکِروں میں دِلچسپی لینے سے باز آجائیں۔ ہاں! مظلومانہ شہادت پانے والوں کیلئے دعائے مغفِرت، زخمیوں اور متأثّرہ مسلمانوں کی ہمدردیوں، خدمتوں اور امن وسلامتی کی دعاؤں سے گُریز نہ کیا جائے کہ یہ ثواب کے کام ہیں۔ بس جب بھی اِس طرح کی گفتگو کرنے سُننے کی صورت پیدا ہو تو اپنے دل پر غور کر لینا چاہئے کہ نیت کیا ہے؟ اگر اچھی نیت پائیں تو عُمدہ اور بہت عُمدہ ہے مگر اکثر اس قسم کی گفتگو کا حاصِل لطف اَندوزی ہی پایا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

باتُونی شخص کا دل سخت ہو جاتا ہے

حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام سے مَنقول ہے کہ اللہ پاک کے ذِکر کے عِلاوہ کوئی بھی بات کثرت سے نہ کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ پاک سے دُور ہوتا ہے لیکن تمہیں اِس کا علم نہیں۔ (تنبیہ الغافلین، ص118)

حضرتِ امام مالک، باتُونی شخص کو سمجھایا کرتے

افسوس! آج کل اگر کوئی "بَک بَک" کرتا ہے تو بعض لوگ اُس کی ہاں میں ہاں مِلاتے اور ہنس ہنس کر اُس کی حوصلہ اَفزائی کر رہے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم دل و زبان دونوں میں کھرے (یعنی سچّے) ہوتے تھے۔ چنانچہ کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ اِمام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ جب کسی شخص کو زیادہ باتیں کرتا دیکھتے تو اُس سے فرماتے: "اپنی کچھ باتیں اپنے پاس بھی روک لیا کرو (یعنی باتیں کم کیا کرو)۔"
(تنبیہ المغترین، ص190)

غُنڈا شریف بَن گیا

اے اللہ پاک کی رضا کے طلبگارو! جو واقعی سُدھرنا چاہتا ہے اُسے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آجانا چاہئے۔ ایک بڑی پیاری "مدنی بہار" پیش کی جاتی ہے، سُنئے اور جُھومئے: دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے پہلے کراچی کے ایک نوجوان کا اُٹھنا بیٹھنا جَرائم پیشہ افراد کے ساتھ تھا، بُری صُحبت نے رنگ دِکھایا اور یہ "غنڈا گینگ" میں شامل ہوگئے۔ لوگوں کو مارنا پیٹنا، گالیاں بکنا اور جان بوجھ کر جھگڑے مول لینا ان کا معمول بَن گیا، یہ اپنے پاس اَسلحہ بھی رکھنے لگے۔ کالے کرتوتوں کی وجہ سے انہیں کوئی منہ نہ لگاتا تھا۔ گھر والے، عزیز و اَقارِب، اہلِ علاقہ سبھی ان سے بیزار تھے۔ اس غفلت کی نیند سے بیداری کچھ یوں نصیب ہوئی کہ ان کے علاقے میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، "دعوتِ اسلامی" سے

وابستہ ایک بُزُرگ اسلامی بھائی رہتے تھے، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سے ان کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ لیاقت آباد (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے قریب ایک علاقے) سے پیدل نمازِ فجر پڑھنے فیضانِ مدینہ آتے۔ جب اس بزرگ اسلامی بھائی نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے گناہوں سے دُور رہنے اور نماز پڑھنے کی تلقین کی تو اِس کا ان پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے نماز شروع کردی۔ ایک دن مسجد میں ان کی دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی جن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں یہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تشریف لائے۔ یہاں سنّتوں کی بہاریں تھیں، دورانِ اجتماع ہونے والے بیان نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اجتماع میں جب سب نے مِل کر ذِکرُ اللہ کیا تو ان کو قلبی سکون مِلا۔ اجتماع کی بَرَکت سے نیکی کا ایسا جذبہ دل میں جاگا کہ یہ دعوتِ اسلامی کے ہو کر رہ گئے۔ غنڈا گردی اور دیگر گناہوں سے توبہ کرلی۔ درسِ فیضانِ سنّت بھی دینے لگے۔ ان کی زندگی میں آنے والی تبدیلی لوگوں کے لیے حیرت کا باعث تھی۔ کچھ لوگ باتیں بناتے اور چند دن کے شوق کا طعنہ دے کر ان کا دِل توڑتے مگر یہ خاموشی سے سُن لیتے اور دل میں عہد کرتے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں دینی ماحول نہیں چھوڑوں گا۔ گناہوں سے کِنارہ کشی اختیار کرکے نیک اعمال کرنے کی بَرَکت سے ان کے رِزْق میں بَرَکت ہونے لگی، اَلحمدُ لِلّٰہ! انہیں علاقائی مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے دِینی کاموں کی دُھومیں مچانے کی سعادت بھی ملی۔

سَنور جائے گی آخرت اِن شاءَ اللہ   تم اَپنائے رکھو سَدا دینی ماحول
بہت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھو   نہ عطّاؔر تم چھوڑنا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص646)

www.dawateislami.net

''بِسْمِ اللہ'' کے سات حروف کی نسبت سے گناہوں کے 7 علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے کی بَرَکت سے توبہ کر کے بے شُمار بے نمازی نمازی اور گناہوں کے عادی شریعت و سنّت کے پابند بنے۔ ہر ایک کو یہ بابرکت دینی ماحول ضرور اپنانا چاہئے۔ اللہ پاک کی رحمت سے کئی ذِکر و اَذکار بھی ایسے ہیں جو گناہوں سے بچنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ یہاں سات اَوراد پیش کئے جاتے ہیں:

﴿1﴾ یَاعَفُوُّ: کثرت کے ساتھ پڑھتے رہنے سے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

﴿2﴾ یَامُحْصِیُ: سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر 7 بار پڑھ لیا کریں اِن شاءَ اللہ عبادت میں دل لگے گا۔

﴿3﴾ یَابَاعِثُ: عبادت میں دل لگنے کے لئے سینے پر ہاتھ رکھ کر سوتے وقت 100 بار پڑھئے، اِن شاءَ اللہ گناہوں سے نفرت ہو جائے گی۔

﴿4﴾ یَاقَھَّارُ: چلتے پھرتے وِرد کرتے رہنے سے دنیا کی محبت دور ہوتی ہے اور اللہ پاک اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔

﴿5﴾ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم: شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ 10 بار پڑھئے۔

﴿6﴾ یَامُحْیِیُ، یَامُمِیْتُ: بلاحساب جنّت میں داخلے کے لئے ہر نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر 7 بار پڑھ کر سینے پر دَم کریں۔ اِن شاءَ اللہ بُری عادتیں بھی چھوٹیں گی اور عبادت میں بھی دل لگے گا۔

﴿7﴾ یَابَاطِنُ: ہر نماز کے بعد 100 بار پڑھئے اِن شاءَ اللہ وَسوَسوں اور گندے خیالات سے چُھٹکارا حاصل ہو گا۔

نوٹ: ہر عمل کے اوّل و آخر ایک بار درود شریف ضرور پڑھیں۔ وِرد شروع کرنے سے قبل کسی سنّی عالم یا قاری صاحب کو سُنا کر دُرست مَخْرَج کے ساتھ پڑھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

جس نیکی کا کرنا مشکل ہو اُس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فضول باتوں کی عادت نکال دینا واقعی مشکل ترین عمل ہے لیکن یہ بات بھی بڑی حوصلہ اَفزا ہے کہ جس کے لیے فضول باتوں کی عادت نکال دینا جتنا مُشکل ہے اُتنا ہی اُس کو ثواب بھی زیادہ مِلتا ہے۔ جیسا کہ سخت سردی میں وضو کرنے کے بارے میں فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ''جس نے سخت سردی میں وضو کیا اس کے لیے دُگنا (یعنی ڈَبل) اَجر ہے۔'' (جامع صغیر، ص512، حدیث:8398) اسی طرح تکلیف کے ساتھ قرآن پڑھنے والے کے بارے میں رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے یعنی اُس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے، اُس کے لیے دو اَجر ہیں۔'' (مسلم، ص312، حدیث: 1862) نیز اپنی خواہش پر دوسرے کو ترجیح (یعنی فوقیت و بَرتری) دینے والے کے بارے میں پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر کسی (دوسرے) کو ترجیح دے تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔'' (اِتحاف السادۃ، 9/779) لہٰذا اے عاشقانِ رسول! اگرچہ جی تو یہی چاہتا ہے کہ ہم بولتے ہی چلے جائیں لیکن ہم کم گوئی کی عادت ڈالنے کی کوشش کریں گے تو ضرور ثواب پائیں گے۔ (اِن شاءَ اللہ)

حضرتِ اِبراہیم بِن اَدہم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو نیک عمل دُنیا میں جِتنا دُشوار ہو گا، قیامت کے دن میزانِ عمل (یعنی اعمال تولنے کے ترازو) میں اُتنا ہی وزن دار ہو گا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، 1/95 ملخصاً)

فُضُول گوئی سے رُک جائیے

حضرت رَکْب مِصری رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جو عیب نہ ہونے کے باوجود تواضُع اختیار کرے اور مِسکینی کے بغیر خود کو ذلیل سمجھے اور اپنا جمع کیا ہوا مال نیک کاموں میں خرچ کرے اور بے سروسامان اور مسکین لوگوں پر رَحم کرے اور عِلم و حِکمت والے لوگوں سے میل جول رکھے اور خوش بختی ہے اس کے لئے جس کی کمائی پاکیزہ ہو، باطن اچھا ہو، ظاہر بُزُرگی والا ہو اور جو لوگوں کو اپنے شَر سے محفوظ رکھے اور سعادت مندی ہے اس کے لئے جو اپنے علم پر عمل کرے، اپنی ضرورت سے زائد مال کو راہِ خدا میں خرچ کرے اور فضول گُوئی سے رُک جائے۔ (معجم کبیر، 5/71، حدیث:4616)

جنّت میں افسوس نہ ہو گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے وقت کی قدر پہچاننی ضروری ہے، فالتو وقت گزرنا کتنے بڑے نقصان کی بات ہے وہ اس حدیثِ مبارک سے سمجھئے چنانچہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "اہلِ جنّت کو اس گھڑی کے سوا کسی شے پر افسوس نہ ہو گا جس میں وہ اللہ پاک کا ذِکر نہ کر سکے تھے۔" (معجم کبیر، 20/93، حدیث:182)

شرحِ حدیث: حضرت علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے: "اہلِ جنّت" کی وضاحت میں لکھتے ہیں: جنّتیوں کا یہ افسوس قیامت کے دن جنّت میں داخلے سے پہلے ہو گا کیونکہ جنّت میں ندامت وافسوس نہ ہو گا۔ (حرز ثمین شرح حصن حصین، ص209)

عُمر را ضائع مکُن دَر گفتگو　　یادِ اُو کُن یادِ اُو کُن یادِ اُو

یعنی اپنی عمر فضول باتوں میں ضائع مت کرو، یادِ اُو یعنی اُس (اللہ) کی یاد کرتے رہو۔

قلم کا قَط

حضرتِ سُلَیم رازی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:447ہجری) کا قلم جب لکھتے لکھتے گِھس جاتا تو قلم کی نوک بنانے کیلئے چھیلتے ہوئے (اگرچہ اچھی نیّت سے دینی تحریر کیلئے یہ بھی ثواب کا کام ہے

www.dawateislami.net

مگر "ایک پنتھ دو کاج" یعنی ایک کام سے دو فائدے کے مِصداق) ذِکْرُ اللہ شروع کر دیتے تاکہ یہ وَقت صرف قلم کی نوک تراشنے میں خرچ نہ ہو! (تاریخ ابنِ عساکر، 72/260)

جنّت میں درخت لگوائیے!

یقیناً وَقت بہت ہی قیمتی ہے اِس کا اس بات سے اندازہ لگایئے کہ اگر آپ چاہیں تو اس دنیا میں رہتے ہوئے صِرف ایک سیکنڈ میں جنّت کے اندر ایک دَرخت لگوا سکتے ہیں اور جنّت میں دَرخت لگوانے کا طریقہ بھی بہت ہی آسان ہے چنانچہ ایک حدیثِ پاک کے مُطابق ان چاروں کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جنّت میں ایک دَرخت لگا دیا جائے گا۔ وہ چار کلمات یہ ہیں: ﴿1﴾ سُبْحٰنَ اللہ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ﴿3﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ﴿4﴾ اَللہُ اَکْبَر۔
(ابنِ ماجہ، 4/252، حدیث:3807)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جنّت میں دَرخت لگوانا کس قَدَر آسان ہے! اگر بیان کردہ چاروں کَلِمات (یعنی الفاظ) میں سے ایک کلمہ (یعنی الفاظ) کہیں تو ایک اور اگر چاروں کہہ لیں گے تو جنّت میں چار دَرَخت لگ جائیں گے۔ اب آپ ہی غور فرمایئے کہ وقت کتنا قیمتی ہے کہ زَبان کو معمولی سی حرکت دینے سے جنّت میں دَرَخت لگ جاتے ہیں تو اے کاش! فالتو باتوں کی جگہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ کہہ کر ہم جنّت میں بہت سے دَرَخت لگوالیا کریں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چاہے کھڑے ہوں، چل رہے ہوں، بیٹھے ہوں یا کوئی کام کاج کر رہے ہوں یا لیٹے ہوں تو پاؤں سمیٹ کر ہم دُرُود شریف پڑھتے رہیں کہ یہ بھی بہت ہی ثواب کا کام ہے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: "جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے،

دس دَرَجات بلند فرماتا ہے۔“ (نسائی، ص222، حدیث:1294)

بیٹھتے اُٹھتے، جاگتے سوتے ہو الٰہی! مِرا شِعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص74)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بات کرنے کا دِینی یا دُنیَوی فائدہ

اے عاشقانِ رسول! کتنا اچھا ہو کہ بولنے سے پہلے اِس طرح تولنے کی عادت پڑ جائے کہ یہ بات جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی دینی یا دُنیوی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات فضول لگے تو بولنے کے بجائے کاش! ”اللہ اللہ“ کہنا یا دُرُود شریف پڑھنا نصیب ہو جائے تا کہ ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے یا پھر سُبْحٰنَ اللہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا اَللہُ اَکْبَر کہہ کر جنّت میں دَرَخت لگوانے کی سعادت مِل جایا کرے۔

سُبْحٰنَ اللہ کہنے کہلوانے کی نیّت

یاد رہے! بَطورِ تَعَجُّب یا بَطورِ داد و تَحسین اَللہُ اَکْبَر یا سُبْحٰنَ اللہ! وغیرہ کہنے پر بھی ثواب ملتا ہے تاہم ذِکْرُ اللہ کی نیّت بھی شامل کر لی جائے تو زیادہ ثواب ملے گا۔ بعض اوقات مُبلّغین و نعت خواں حاضرین سے کہتے ہیں: ”بولو! سُبْحٰنَ اللہِ“ یہ کہلوانا بھی کارِ ثواب اور جو کہے وہ بھی ثواب کا حقدار، تاہم اگر کہلوانے والے ثواب کی نیت کے ساتھ یوں کہیں تو زیادہ بہتر ہے کہ ”ذِکْرُ اللہ کی نیت سے کہئے: سُبْحٰنَ اللہ“ اِس پر جو بھی ذِکْرُ اللہ کی نیت سے سُبْحٰنَ اللہ کہے گا اس کا ثواب بڑھ جائے گا۔

حضرتِ علّامہ عَینی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:855ہجری) فرماتے ہیں: کسی چیز پر تَعَجُّب کے وقت اَللہُ اَکْبَر اور سُبْحٰنَ اللہ کہنا مُستحب ہے۔ (عمدۃ القاری، 335/15) حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

”مِرآت“میں فرماتے ہیں: جو کوئی سُبْحٰنَ اللہ یا اَللہُ اَکْبَر یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کسی طرح بھی کہے صدقۂ نفلی کا ثواب پائے گا خواہ ذِکْرُ اللہ کی نیت سے کہے یا کسی حاجت کے لیے بَطورِ وظیفہ یہ الفاظ پڑھے یا عجیب بات سُن کر سُبْحٰنَ اللہ وغیرہ کہے یا خوشخبری پا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھے۔ بَہَر حال ثواب ملے گا کیونکہ اللہ کا نام لینا بَہَر حال (یعنی ہر حال میں) عبادت ہے۔(مرآت،3/98) الغرض ہر طرح کے ذِکْر و اَذْکار اور اَوْراد و وَظائف، تلاوتِ قراٰن کرنے اور دُرُود و سلام پڑھنے اور عبادتِ مَحْضَہ (یعنی خالص عبادت کے کاموں) پر الگ سے ثواب کی نیت نہ ہو تب بھی ثواب مِلتا ہے اور اگر ثواب کی نیت کر لیں تو ثواب بڑھ جائے گا۔

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے　　میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر

اگر کچھ پڑھنے کے بجائے خاموش رہنے کو جی چاہے تو اس میں بھی ثواب کمانے کی صورتیں ہیں اور وہ یہ کہ اُلٹے سیدھے خیالات میں پڑنے کے بجائے آدمی یادِ خداوندی یا یادِ مدینہ و شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں گُم ہو جائے یا علمِ دین میں غور و تَفَکُّر شروع کر دے یا موت کے جھٹکوں، قبر کی تنہائیوں، اس کی وَحشتوں اور محشر کی ہولناکیوں کی سوچ میں ڈوب جائے تو اس طرح بھی وَقت ضائع نہیں ہو گا بلکہ ایک ایک سانس اِن شاءَ اللہ عبادت میں شُمار ہو گا۔ چنانچہ مَکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: (اُمورِ آخِرت کے مُتَعلِّق) گھڑی بھر کے لیے غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔
(جامع صغیر، ص365، حدیث:5897)

اُن کی یادوں میں کھو جایئے　مصطفٰے　مصطفٰے　کیجئے

اَنمول لمحات کی قَدر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کے دن چند گھنٹوں سے اور گھنٹے منٹوں سے عبارَت ہیں، زندگی کا ہر سانس اَنمول ہِیرا ہے، کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور بروزِ قیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اَشکِ نَدامت (یعنی شرمندگی کے آنسو) نہ بہانے پڑ جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک سیکنڈ کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کس طرح گزر رہی ہے، زہے مقدر! زندگی کی ہر ہر ساعَت (یعنی گھڑی) فائدے ہی کے کاموں میں صَرف (یعنی خرچ) ہو۔ بروزِ قیامت وقت کو فضول باتوں، خوش گپیوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس مَلتے نہ رہ جائیں!

ندامت کا بہت بڑا سبب

صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اُس دن کے مُقابلے میں کسی چیز پر نادِم (یعنی شرمندہ) نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال بڑھنے سے خالی ہو۔“

وقت تلوار کی طرح ہے

حضرت امام شافِعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دے گا۔

(لواقح الانوار القدسیۃ، ص83)

سَکَرات میں تلاوت

حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہ علیہ وقتِ نَزْع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: اس وقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامۂ اَعمال لپیٹا جا رہا ہے تو جلدی جلدی اس

میں نیکیاں بڑھا رہا ہوں۔(صید الخاطر، ص227) اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

جب فیضانِ سنّت گھر میں داخل ہوئی

اَللہُ اَکْبَر! دُنیا سے جاتے وقت بھی قراٰنِ کریم کی تلاوت کا جذبہ! اللہ پاک ہمیں بھی تلاوتِ قراٰنِ کریم کا شوق عطا فرمائے۔ اٰمین۔ تلاوت کا جذبہ پانے اور گناہوں کی عادتوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور مکتبۃُ المدینہ کی اسلامی کتابوں کا مطالعہ کیجئے آپ کی ترغیب کیلئے عرض ہے کہ ساہیوال (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے دنیا کی رنگینیوں اور گناہوں کی وادیوں میں بَھٹک رہے تھے، نمازیں قَضا کرنا، جھوٹ، غیبت، چُغلی اور دیگر کئی کبیرہ (یعنی بڑے بڑے) گناہوں کا سِلْسِلہ جاری تھا، ان کی زندگی میں اصلاح کا سامان کچھ یوں ہوا کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ان کے خالہ زاد بھائی ان کے گھر آئے، ان کا سادہ مگر دینی لباس دیکھ کر سب گھر والے ان سے متأثّر ہوئے، انہوں نے گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں سنائیں جس سے دعوتِ اسلامی کی محبت گھر والوں کے دل میں بَس گئی، مزید یہ کہ انہوں نے ایک کتاب بھی تحفے میں دی جس کا نام "فیضانِ سنّت" تھا، جب ان اسلامی بھائی اور ان کے گھر کے دیگر افراد نے اس کتاب کا مُطالعہ کیا تو ان کے گھر میں مُثبَت تبدیلیاں آنے لگیں اور ایک وقت آیا کہ یہ گھرانا دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گیا، کچھ دنوں بعد جب ان اسلامی بھائی نے دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے قافلے میں سفر کیا تو اَلحمدُ لِلّٰہ اس کی بَرَکت سے انہوں نے اپنے چہرے پر

www.dawateislami.net

سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی اور سر پر عمامے شریف کا تاج سَجا لیا، مزید کرم یہ ہوا کہ نہ صرف خود ان اسلامی بھائی نے جامعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی میں داخلہ لیا بلکہ ان کے ساتھ ان کی دو بہنوں نے بھی جامعۃُ المدینہ (گرلز) میں درسِ نظامی کے لئے داخلہ لے لیا۔

اے عاشقانِ سُنَّتِ مصطفٰی! تحفہ دینا اور قبول کرنا سنّت ہے، فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی "ایک دوسرے کو تحفہ (گِفٹ۔GIFT) دو محبت بڑھے گی۔" (مؤطا، 2/407، حدیث: 1731) اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا گِفٹ (GIFT) دینے سے محبت بڑھتی ہے اور اگر وہ تحفہ کسی دینی کتاب کا ہو تو محبت کے ساتھ ساتھ علمِ دین میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہو سکے تو دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ سے اسلامی کتابیں خرید فرما کر اپنے عزیزوں اور دوستوں کو تحفۃً پیش کیجئے، اپنے مرحُومین کے ایصالِ ثواب کے لئے، شادی غمی کی محفلوں اور دیگر تقریبات میں تقسیم کیجئے، نہ صرف تقسیم کیجئے بلکہ خود بھی ان کتابوں کے مطالعے کو اپنا معمول بنالیجئے، اِن شاءَ اللہ علمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل ہو گا۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی ۔۔۔ گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
سعادت ملے درسِ "فیضانِ سُنّت" ۔۔۔ کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص102-103)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یاربَّ المصطفٰی! ہمیں فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

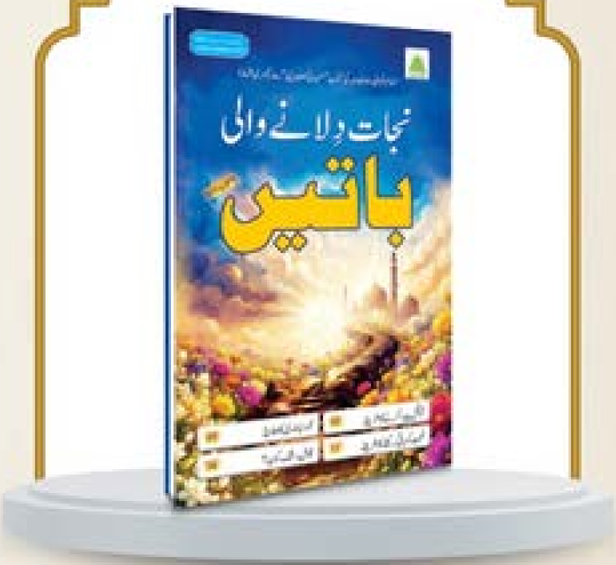

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net